© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرچشمۂ خیر وبرکت سے محرومی

دادی اماں مرحومہ کا وصال

فرصتِ غم کہاں زمانے میں — آج رو لیں ترے لئے دم بھر

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ سے کچھ دیر قبل میری دادی صاحبہ مرحومہ و مغفورہ اور حضرت قبلہ والد بزرگوار شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی والدہ ماجدہ قدس اللہ سرہا العزیز داصل بحق ہوگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ـــــ اور یوں ہم خیر وبرکت کے اس عظیم الشان سرچشمہ سے ظاہری طور پر محروم ہوگئے جس سے تقریباً پچاس برس سے زائد عرصہ تک پورا خاندان مستفید ہوتا رہا۔

موت حق ہے اور سب کو جانا ہے، پھر مرحومہ کی عمر اور ضعف ونقاہت سب باتیں اسے ایک طبعی حادثہ بنادیتی ہیں اور بظاہر یہ ایک ذاتی سانحہ ہے مگر درحقیقت دارالعلوم حقانیہ اور حضرۃ شیخ الحدیث مدظلہ کے تمام کاموں میں پس پردہ دادی صاحبہ مرحومہ کی پرسوز، مسلسل اور شبانہ روز دعائیں جس انداز میں کارفرما تھیں اور جو مضبوط روحانی سہارا حاصل تھا اس لحاظ سے یہ سانحہ صرف ایک گھرانے کیلئے نہیں بلکہ پورے ادارہ اور اسکی علمی ودینی سرگرمیوں اور دارالعلوم سے وابستہ ہزاروں لاکھوں فضلاء، متوسلین، محبین کیلئے رنج وغم بن گیا۔ قارئین الحق اور متعلقین میں سے بہت سے کم حضرات کو اس وجود باجود کی موجودگی کا علم تھا، اور جب وصال کا علم ہوا تو بہت سے اہل اللہ، علماء وصلحاء نے اس امر کا اظہار کیا کہ دارالعلوم کی ترقیات اور اس کے خدام کا دین کی سربلندی کیلئے حقیر مساعی کا راز اب سمجھ میں آیا ہے۔ حضرۃ شیخ الحدیث مدظلہ نے دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے ایک تعزیتی اجتماع میں برسبیل تذکرہ فرمایا کہ مجھے یہ یقینِ کامل ہے کہ اس پسماندہ بے آب وگیاہ سرزمین وادئ غیر ذی زرع میں دارالعلوم کا قیام اور دین کی اشاعت میری اس ضعیف والدہ ماجدہ کی سوز وتڑپ تعلق مع اللہ اور ہر لمحہ دعاؤں کا نتیجہ ہے ـــــ پس دادی صاحبہ مرحومہ کی جدائی بلاشبہ اس لحاظ سے بھی موجب غم ہے کہ اس پُرفتن و پُرآشوب دور میں دارالعلوم اس سے وابستہ شعبے اور ادارے ایک بہت بڑی روحانی قوت سے (جو پس پردہ تھی) اور اسکی برکات اور دعاؤں سے محروم ہوگئے اللہ تعالیٰ اس خلاء کو مرحومہ کے روحانی برکات وفیوضات سے پُر فرمادے۔

ہر شخص کو اپنے خاندان کے بزرگوں سے محبت اور عقیدت ہوتی ہے، مگر راقم الحروف جب ان تمام طبعی عوامل اور دواعی سے ہٹ کر بھی مرحومہ کی طویل زندگی پر نگاہ ڈالتا ہے۔ تو ایمان ویقین، صبر وشکر اور عبدیت فضائیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ایسے ایسے مظاہر میں اس پوری زندگی کو ڈوبا ہوا پاتا ہے۔ جو ہر لحاظ سے ایک مومن کامل کی زندگی کہلائی جاسکتی ہے۔

اس عہدِ ظلمات میں جبکہ مردوں میں بھی ایمان و اعمال کے معیار پر پورے اترنے والے عنقا ہیں دادی صاحبہ مرحومہ کی ذات میں ہمارے لئے ایک ایسی مومنہ قانتہ کی مثال موجود تھی کہ بلا مبالغہ ان کا کوئی لمحہ اور کوئی لحظہ یادِ خداوندی اور فکرِ آخرت سے خالی نہ رہتا فرائض وسنن تو بڑی بات ہے نوافل و مستحبات، اور اوراد و اذکار میں بھی شدت حرص اور انہماک و شغف کا عالم جب تک قویٰ نے مکمل جواب نہ دیا فرائض سے کم نہ تھا، معمولی سے معمولی مسئلہ اور کسی شرعی حکم میں اتنا تصلب ہوتا کہ کسی کے کہنے پر اپنی رائے میں لچک نہ پاتیں، عزیمت کا یہ حال کہ رخصت یعنی تیمم اور اشارہ سے یا بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی بمشکل انہیں آمادہ کرسکتے ایک مدت مدید سے رمضان المبارک میں اعتکاف کا شدت سے اہتمام فرماتیں، یہاں تک کہ گذشتہ سے پیوستہ رمضان المبارک میں بھی اس سنت کو پورا فرمایا جبکہ بیماری اور ضعف و نقاہت کی وجہ سے تمام تیماردار روزہ نہ رکھنے پر بھی مصر تھے، اس سال بھی جب کہ استغراق اور نیم غنودگی کی وجہ سے دن اور رات کا امتیاز بھی مشکل ہو گیا تھا، رمضان المبارک کے روزے پورے کئے جبکہ جسم سانس لینے کا متحمل نہ تھا۔ مگر عین افطار کے وقت بھی بڑی مشکل سے روزہ کھولتیں اور یہ کھٹکا لگا رہتا کہ شاید یہ لوگ قبل از وقت ترس کھا کر میرا روزہ کھلواتے ہیں۔ قرآن کریم کا ایک معتد بہ حصہ بچپن سے ازبر تھا، ادعیہ مسنونہ کے کئی مجموعے گنج العرش وغیرہ طفولیت سے حفظ تھے اذکار و اوراد کا ایک بڑا ذخیرہ ان کے دماغ میں تھا۔ مگر اس کے باوجود نئی نئی دعاؤں اور اذکارِ مسنونہ کی تلاش میں رہتیں اس ضمن میں کسی دعاؤں کی کتاب میں جبکہ ان کی بینائی قائم تھی کوئی دعا یا ورد یاد کیا تھا اور بعد میں اسے کچھ بھول گئیں اور کتاب کا نام بھی حافظہ میں نہیں رہا تھا۔ مگر پچھلے دس پندرہ سال میں ایک بار نہیں بار بار جب بھی موقع ملا اس کتاب کی جلد وغیرہ کی نشانیاں بتلا بتلا کر مجھ سے تقاضا کرتیں کہ اسے ڈھونڈ کر دعا کی تصحیح کرادوں۔ یہی حال قرآن کریم کی نئی نئی سورتوں کے حفظ کرنے کا تھا۔ لیٹے لیٹے بھی زیادہ وقت قرآن کریم کی تلاوت اور ادعیہ مسنونہ اور ذکر اللہ میں گذرتا، اب جبکہ میں حافظہ پر زور دے کر اپنے عہدِ طفولیت کی یادوں کو دیکھتا ہوں تو کمرے میں دادی صاحبہ مرحومہ کو سحری کے وقت چکی پیستے ہوئے پُرسوز اور مترنم لہجہ میں تلاوتِ قرآن کریم کی آواز کو اپنے کانوں میں آج بھی گونجتا ہوا محسوس کرتا ہوں چکی کی آواز قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ایک عجیب سماں باندھتی، وہ خود فرماتی تھیں کہ ہمیں ہمارے والد صاحبؒ تاکید کرتے کہ صبح جب چکی پیسنی ہوتی ہے (اور اس زمانہ میں یہ سب کام خواتین کرتیں) تو بے کار خاموش رہنے کی بجائے قرآن کی تلاوت کرتے رہنا اس طرح لطف بھی آئے گا اور تلاوت کی برکت اور لذت میں کام بھی آسان ہوگا، فرمائیں کہ اس طرح ہم وقتِ نماز تک ۶، ۷ سیر گندم بھی پیس لیتیں اور تلاوت کا ثواب بھی حاصل ہوتا رہتا۔ پھر صبح صبح لسی وغیرہ بنانے سے بھی فارغ ہو جاتیں، بعد میں بھی خوش قسمتی سے دادی صاحبہ کا کمرہ میرے کمرہ سے متصل تھا، بیچ میں ایک دروازہ بھی تھا، پچھلے سال تک سردیوں کی طویل راتوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب بھی میری اُدھر توجہ ہو جاتی تو دادی صاحبہ کی تلاوت، اللہ تعالیٰ سے مناجات، ذکر اللہ اور پشتو زبان کے عارفین شعراء رحمان باباؒ وغیرہ کی منظوم مناجات اور استغفار و تسبیحات کی ایک عجیب گونج سنائی دیتی، رات بھر یہی شغل رہتا۔ بالخصوص موت کے شدائد جہنم سے پناہ مرضیات ربانی کی التجاء کا عجیب عالم تھا، جب بھی ہم نے مزاج پرسی کی تو یہی کہا کہ یہ تو سب گذر جائے گا، اُس دنیا کی بات کرو۔ اور خاتمہ بالایمان کی دعائیں مانگتیں، سکرات موت کا انہیں بے حد ڈر تھا، اور یہ مرحلہ ایسے گذرا کہ کسی کو محسوس نہ ہوا کہ سوگئی ہیں یا وصال ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر نے وفات کے بعد یقین دلایا کہ وصال ہو چکا ہے۔

وفات کیلئے انہیں جمعہ کا دن بہت محبوب تھا وہ فرماتیں کہ میری دادیؒ کا وصال یوم العرفۃ کو صبح صادق سے قبل ہوا تھا۔ والد مرحوم بھی جمعہ کو فوت ہوئے اور والدہ مرحومہ بھی عین اسوقت جبکہ تہجد پڑھتیں جمعہ کو فوت ہوئی تھیں، میں بھی اللہ سے یہی مانگتی ہوں چنانچہ یہ تمنا خدا نے پوری فرمائی اور جمعۃ المبارک جسے والیوم الموعود وشاھد و مشھود کا بھی مصداق کہا گیا ہے۔ نماز جمعہ سے کچھ قبل شہود حق کی دولت ابادانی سے سرفراز ہوئیں، عبادات میں انہماک زہد عن الدنیا کی یہ دولت انہیں اپنے والد ماجد اور بالخصوص اپنی والدہ ماجدہؒ سے ورثہ میں ملی تھیں وہ اپنی والدہ مرحومہ کی عبادات اور ریاضات کے وہ وہ حالات بیان کرتیں کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے، فرماتی تھیں ذی الحجہ اور محرم کے دس دس دن اور اس کے علاوہ ہر سال تین ماہ سات دن روزوں کا معمول تھا جسے تقریباً زمانہ صحت میں مرحومہ نے بھی اپنایا۔

یہی حال دادی صاحبہ کا عبادات کے علاوہ دیگر اخلاقی قدروں میں بھی تھا، حیاء عفت کا یہ عالم تھا کہ ان کی بینائی کسی تکلیف سے ۳۰-۲۵ برس قبل زائل ہوگئی اندازہ یہ تھا کہ علاج اور اپریشن سے بینائی بحال ہو سکتی ہے اور پردے وغیرہ کا عارضہ ہے، اس کے لئے حضرت والد ماجد مدظلہ نے بارہا باصرار آمادہ کرنا چاہا مگر صرف اس وجہ پر آمادہ نہ ہوتیں کہ میں اپریشن وغیرہ کے دوران نامحرم مردوں کو کیسے منہ دکھاؤں مجھے اُس دنیا کی آنکھیں چاہئیں یہ دنیا تو گذر جائے گی — زندگی بھر میں نے کوئی نامناسب اور سخت جملہ ان کی زبان سے نہ سنا نہ غصہ اور غضب میں ڈوب کر کوئی ناشائستہ بات زبان سے نکلی، جب تک صحت اچھی تھی سحری سے اشراق تک مصلی پر بیٹھ کر اپنے وظائف پورے کرنا اور پھر اس کے بعد آس پاس کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانا پھر عصر کے بعد عشاء کے تک اپنی عبادتوں میں مصروف رہنا اور رات کو سونے سے قبل بچوں بچیوں کو دینی احکام بزرگوں کے واقعات عالم آخرت، برزخ جہنم، پل صراط اور میدان محشر کی باتیں سنانا ہی روز و شب تھے جب ناچیز اپنے حقیر سے دینی جذبات اور احساسات پر غور کرتا ہے تو ان باتوں کی اولین مربیہ اپنی دادی اماں ہی کو پاتا ہے جو میرے بود شعور رہی ہے۔ رات کو سونے سے قبل خدا و رسولؐ اور آخرت کی باتوں جنت و جہنم کی تفصیلات فرشتوں کے حالات صحابہ کرامؓ اور بزرگوں کے عجیب و غریب واقعات میں مجھے مگن کر دیتیں۔ یہ میری وہ عمر تھی کہ میرا ذہن ان باتوں کا قطعی صحیح ادراک نہ کر سکتا اور میں سیرت کی وادیوں میں اپنے آپ کو گم پاتا، یہی نہیں بلکہ غزوات رسول اور فتوحات مصر و شام اور کربلا کی داستان کرب و بلا کی اولین جھلکیاں اپنے دماغ میں اپنی دادی اماں ہی کے ذریعہ محسوس کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ عمل کی ہزار تہ دامنی اور تہی دستی کے باوجود اگر دادی اماں مرحومہ نے بچپن سے معصوم دینی جذبات اور احساسات کا بیج دل میں نہ بویا ہوتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو شاید عمل کے ساتھ ساتھ عقیدہ کی کتنی کوتاہیوں کا شکار ہوتا۔ وہ میرے دینی جذبات کی پہلی معلّمہ اور مربّیہ تھیں حق تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے۔

اتانی ھواھا قبل ان اعرف الھویٰ فصادف قلباً خالیاً فتمکنا

خداوند کریم نے اپنی اس عابدہ اور شاکرہ کو دنیا میں بھی آنکھوں کی ٹھنڈک سے نوازا یعنی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ جیسا فرزند دیکھا اور ان کی علمی و دینی برکات سے خوش ہو ہو کر اس دنیا سے گئیں، وہ مجھے فرماتی تھیں کہ وہ اور میرے دادا مرحوم آپس میں باتیں کرتے کہ ہم نے حضرت مدظلہ کی شکل میں ایک پودا دین کیلئے لگایا ہے، کاش! یہ پودا ایک گلشن سرسبد بن جائے اس پودے کو دادی صاحبہ نے خون پسینہ سے سینچا اسکی آبیاری کی اور اسے اتنا سرسبز و شاداب بنا ہوا دیکھا ک[illegible]ہ کے ثمرات ہزاروں فضلاء اور علماء جیسی روحانی ذریت کی شکل میں انہیں ملے جو انشاء اللہ اب عالمِ آخرت میں رہتی [illegible]ان کیلئے صدقہ جاریہ بنیں گے۔

وفات کے وقت حضرت شیخ الحدیث مدظلہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں مصروف تھے اطلاع ملنے پر شام کو گھر پہنچے۔ احقر راقم الحروف کراچی میں تھا ہفتہ کے روز رات کو گھر پہنچا، نمازِ جنازہ ہفتہ کے دن گیارہ بجے پڑھی گئی بدقسمتی سے میں اس سعادت اور آخری دیدار سے محروم رہا۔ وفات کی خبر راتوں رات اکثر علاقوں میں پہنچ گئی ریڈیو نے اس خبر کو رات کو اور پھر صبح کو نشر کیا، اخبارات میں بھی اطلاع آگئی۔ اکثر حضرات کا کہنا ہے کہ ایسا پُرشکوہ نورانی جنازہ اس علاقہ میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ ایک عجیب نورانی مخلوق، علماء و صلحاء مشائخ طلبہ علوم دینیہ اور دیگر دیندار مسلمان فوراً پہنچ گئے۔ ہر شخص تجہیز و تدفین کی سعادت میں شریک ہونا چاہتا تھا۔ مقامی ٹاؤن کمیٹی اور شہریوں نے ہر طرح سے تعاون کیا۔ اکثر دوکانیں بند رہیں علماء و مشائخ کے علاوہ بے شمار عمائدین، شرفاء اور معززینِ ملک پہنچ گئے بعد میں تعزیت کا سلسلہ بھی بے حد دراز رہا، تعزیت کیلئے آنے والوں میں گورنر سرحد کئی وفاقی اور صوبائی وزراء قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان تعلیمی اداروں سے وابستہ حضرات بالخصوص پشاور یونیورسٹی کہ جس کے وائس چانسلر سے لیکر اکثر شعبوں کے سربراہوں، پروفیسروں، لیکچراروں اور طلبہ نے بہت بڑی تعداد میں قدم رنجہ فرمایا۔ ملک بھر سے مدارس عربیہ بالخصوص فضلاء دارالعلوم حقانیہ نے ختمِ کلامِ پاک اور روحانی والدہ کیلئے ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت کی اطلاعیں دیں۔ ملک کے سرکردہ اکابرِ ملت نے دعاؤں سے نوازا، بندہ ناچیز ان تمام حضرات کا تہ دل سے مشکور ہے۔

اپنی اماں جی (جنہیں ہم اس نام سے پکارتے تھے) کے ہم اہلِ خاندان پر بے حد احسانات اور حقوق ہیں جسکی وجہ سے یہ چند سطور بطور "نذرِ عقیدت" اپنے معزز قارئین نقشِ آغاز سے اس بار مستعار لینے پڑے کہ شاید وہ اپنے اس خادمِ دیرینہ کو ایک ذاتی سانحہ میں اظہارِ جذبات کا حق بڑی خوشی سے دیں گے۔

اللھم نور قبرھا وبرد مضجعھا وامطر علیھا شآبیب الرحمۃ والرضوان الی یوم القیامۃ آمین

غمزدہ — سمیع الحق

© rasailojaraid.com